



سوال

(951) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم (شُرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت والجماعت اہلحدیث پر "نخارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان کو قرآن کریم کی آیات دکھانی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ تو اس بات کا کیا جواب دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ ازراہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔ (محمد ارسلان)

جزاک اللہ خیرا

الجواب بعون اللہ بمرط صحیحہ السنوالم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی عقائد و نظریات کی دعوت دینا، توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ و کفریہ اور باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک و بدعات میں مبتلا عوام کی اصلاح کے لیے محنت و کوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و رسل کا منہج ہے۔ علماء و صلحا کو اس فریضہ سے ضرور عمدہ برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد و نظریات کی تعلیمات میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں بڑی بڑی باتیں کہہ جاتے ہیں اور کفر و شرک کے دائرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔

اس لیے ایک توحید کی دعوت دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔



عامۃ الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود ہی ناپید ہے، یہ نظریہ و اعتقاد کتاب و سنت کی تعلیمات اور علمائے اہل السنہ کی آراء کے متضادم ہے، بلکہ کتاب و سنت کے دلائل کی رو سے سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے اور شرکیہ و کفریہ اعمال احاطہ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک و کفر کا مرتکب ہو کر درگاندہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت مسلمہ بھی شرک و کفر کا ارتکاب کرنے سے مشرک و کافر قرار پائے گی، نیز کتاب و سنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس کتاب و سنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

”لو اشرکوا بحیث عممہم ما كانوا یعملون“

”اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔“ (الانعام: 88)

آیت کی تفسیر

غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے لیے تعریف ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے بالفرض شرک کیا تو ان کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے تو ان کی امتیں کس گنتی میں شمار ہیں۔ (بیان القرآن: 3/293)

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

یہ نمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں، مقصد امتوں کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن البیان: 359)

2- دوسرے مقام پر فرمایا:

”وَكَفَرُوا حَتَّىٰ أَتَىٰ الْإِسْلَامَ مِنِّي وَأَنَا مِنَ الْكَافِرِينَ“

”اور بالتحقیق آپ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (الزمر: 65)

اس آیت کی تفسیر میں غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں:

اس آیت میں تعریف ہے ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگر بالفرض آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے



تو اگر آپ کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن: 10/293)۔

یہ آیت دلیل ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور ہلاکت و بربادی کا شائبہ ہے۔

3۔ ذیل کی آیت واضح نص ہے کہ اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسلمان ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ نَحْمَدُ اللَّهَ وَنُحْمَدُهُمْ“

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتے نہ کیا انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (الانعام: 82)

اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے، درج حدیث میں مزید وضاحت ہے۔

عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ“

تو اصحاب رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا: ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے

”مینی لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم“

”اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“ (صحیح بخاری: 3429، صحیح مسلم: 124)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا ہوگا اور اس آیت کے مخاطب مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس آیت کے نزول سے کبیدہ خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس آیت کا مخاطب مسلمانوں کو ہی سمجھ رہے ہیں۔

4۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”فَاَجْتَمِعُوا لِلرِّجْسِ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَمِعُوا قَوْلَ الرُّورِ۔ حَقَّاءَ لِلَّهِ عَزِيْرٌ مُّشْرِكِيْنَ بِرَوْحِ يَشْرِكُ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَخَطَطَهُ الظَّيْرُ اَوْ تَوَيَّ بِرِ الْرِيْحِ فِي مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔“



”پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور چھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ اللہ کی توحید کو ماننے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنے وا گویا آسمان سے گر پڑا، اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہو کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔ (الحج: 31، 30)

5- درج ذیل آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

”فمن كان يربو لفظاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا“

”چنانچہ جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔“ (الکہف: 110)

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

”وما يؤمن اكثرهم باللہ الا وهم مشرکون“

”اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔“ (یوسف: 106)

ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور جیسے گزشتہ امتیں شرک و کفر کے ارتکاب کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و بربادی کا باعث ہوگا۔

ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔

1- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ سَيُنَادِ فِي النَّارِ «وَقُلْتُ آمَنْ مَاتَ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ سَيُنَادِ فِي النَّارِ»

”جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں فوت ہوا اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: 1238، صحیح مسلم: 92)

2- جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے فرمایا :



«مَنْ لَعَنَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَعَنَ النَّجْمَةَ مَنْ لَعَنَهُ يُشْرِكُ بِهِ وَ لَعَنَ النَّارَ»

”جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شریک کرتا ہوگا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)

3- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ نَبِيَّ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ فَتَعَلَّمَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةَ وَابْنِي أَحْتَبْتُ دَعْوَتِي تَشْفَعُنِي لَأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ نَالَ لَهَ إِذْ سَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا»

”ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں کر لیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا ہو۔ (صحیح مسلم: 199).

4- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقْتُومُ السَّاعَةَ حَتَّى تَصْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ وَدِي الْخَلْصَةِ». وَكَانَتْ صَمْنَا تَعْبُدُهَا وَوَسْ فِي النَّجَالِيَةِ بِبَنَاتِهِ»

”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ذوا نخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذوا نخلصہ ایک بت تھا اور جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح بخاری: 7116 صحیح مسلم: 2906)

5- عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْأَيْدِي حُبُّ اللَّئِيمِ وَالنَّيَارُ حَتَّى تَعْبُدَ الْمَلَأْتُ وَالْعَرَبِيَّ». فَعَلَّقْتُ يَأْرَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ الْأَطْنُ حِينَ أَرْسَلَ اللَّهُ (بِوَالِدِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْمَدِينَةِ وَوَدِينِ النَّحْتِ لِيُنْظِرَهُ عَلَيَّ الدِّينَ كَلِمَةً وَتُؤَكِّرُهُ الْمَشْرُكُونَ) أَنْ دَلَّكَ تَهَامَا قَالِ «إِنَّهُ سَيُكُونُ مِنْ دَلَّكَ مَا سَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِجَالًا طَيِّبَةً فَيَتَوَكَّلُ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُنْبِتُ مَنْ لَأَخِيرِ فِيهِ فَيُرْجَعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ»

”دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیٰ کہ لات و منات کی عبادت ہونے لگے گی۔ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے

”بِوَالِدِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْمَدِينَةِ وَوَدِينِ النَّحْتِ لِيُنْظِرَهُ عَلَيَّ الدِّينَ كَلِمَةً وَتُؤَكِّرُهُ الْمَشْرُكُونَ“

”وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین اسے ناپسند کریں“ (التوبة: 33)



تویہ آیت تام ہے (یعنی امت میں دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت ہو جائے گا، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 2907)

مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے، بلکہ امت مسلمہ کے کئی قبائل و افراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور قیامت کی راہ ہموار کرے گی۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی میں شروع ہو گیا تھا اور مرور زمانہ کے ساتھ مختلف تباہیلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی رہی، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر ممنوعہ قرار دے دیا، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال و نامرادی کا شکار ہوئی تھیں، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی درگاندہ راہ ٹھہرے گی۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار سے ہوتی ہے۔

کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر

جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر

جھکے آگ پر سحر سجدہ تو کافر

کو اکب میں مانے کر شتمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں

پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مزاروں پہ دن رات نظریں چڑھائیں

شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے



نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مسلمانوں کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ و کفریہ اعتقادات و اعمال دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں گویا ہوتا ہے۔

ایک ہی پر بھو کی پلو جا ہم اگر کرتے نہیں
ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں
اپنی سجدہ گاہ دلیوی کا اگر استخان ہے
آپ کے سجدوں کا مرکز قبر جو بے جان ہے
اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں
آپ کے مشکل کشاؤں کو بھی گن سکتے نہیں
”جتنے کنکرتے شنکر“ یہ اگر مشور ہے
ساری درگا ہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے
اپنے دلیوی دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار
آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں حد و شمار
وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا بجرنگ ملی
آپ بھی وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں ’یا علی‘
لیتا ہے اتنا رہ بھو جبکہ اپنے دیس میں
آپ کہتے ہیں ”خدا ہے مصطفیٰ کے بھیس میں“



جس طرح ہم ہیں بجائے مندروں میں گھنٹیاں
تربتوں پر آپ کو دیکھا بجائے تالیاں
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں
آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر تو الیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار
آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ چادر، شاندار
بت کی پوجا ہم کریں، ہم کھولے ”نارِ سقر
آپ پوجیں قبر تو کیونکہ نکلے جنت میں گھر؟
آپ مشرک، ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے
جنتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے
مورتی پتھر کی پوجیں گرا! تو ہم بدنام ہیں
آپ ”سنگِ نقشِ پا“ پوجیں تو نیکونام ہیں
کتنا ملتا جلتا اپنا آپ سے ایمان ہے
آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ”تو بے ایمان ہے“
مشرک یہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہونے
پھر وہی اعمال کر کے آپ کیوں مسلم ہونے؟
ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی



ہے یہ تیر کی صدا سن لو مسلمان غور سے

اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے

(اوم پرکاش تیر، لدھیانوی)

رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا تو یہ نرمی جمالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور بدعات کو طشت ازبام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے، جب کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر و مرتد قرار دینے اور انہیں مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چہار عالم میں شہرت خاص رکھتے ہیں۔ اس لیے بے تکے دلائل اور بلا وجہ مسلمانوں کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔

وبالذات التوفیق

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 01